الادب المفرد

# کتاب زندگی



حضرت امام بخاری رح

نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی

# کتابِ زندگی

اردو ترجمہ

# الادب المفرد

اُن احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم و آثارِ صحابہؓ کا بیش بہا مجموعہ جو تمام تر شخصی اخلاق، خاندانی تعلقات، انسانی حقوق، معاشرے اور قومی فرائض سے متعلق ہیں

یہ کتاب ایک مسلمان مرد یا عورت کی اخلاقی زندگی کے لئے وہ سرچشمۂ ہدایت ہے جو خود ہادیٔ عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال پر مشتمل ہے، جسے دنیائے اسلام کے سب سے بڑے محدث حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جمع کر کے امتِ اسلامیہ کیلئے محفوظ کیا


از

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

علامہ سید عبدالقدوس ہاشمی ندوی



نفیس اکیڈمی

اسٹریچن روڈ۔ کراچی ملا (پاکستان)

۹۹ ۔ جے ماڈل ٹاؤن ۔ لاہور



آفسٹ ایڈیشن

طبع دہم ـــــ اپریل ۱۹۸۳ء
ضخامت ـــــ ۳۶۸ صفحات
فون نمبر ـــــ ۲۱۳۳۰۲

قیمت

مجلد بمعہ پلاسٹک کور ـــــ روپے

طابع

نفیس اکیڈیمی آفسٹ پرنٹرز

کراچی، فون ۲۳۶۲۲

## (۲) بہتر سیرۃ و طریقۂ زندگی

حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ تم ایک ایسے زمانے میں ہو جس میں فقہا زیادہ اور مقررین کم ہیں۔ سوال کم ہے۔ دیے جانے والے زیادہ ہیں، عمل جس میں خواہشوں کی قیادت کرتا ہے۔ تمہارے بعد ایک زمانہ وہ بھی آئے گا جس میں خطباء زیادہ ہوں گے، فقہا کم، سوال بہت ہوگا اور دینے والا کم، خواہشیں اعمال کی قیادت کریں گی۔ سمجھ لو کہ آخر زمانہ میں حسن سیرۃ بعض اعمال سے بھی بہتر ہوگا۔

الجریری بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو الطفیل سے پوچھا، کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ کہا کہ ہاں دیکھا تھا، اور میرے علم میں میرے سوا اب کوئی زندہ آدمی موجود نہیں جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو۔ اور کہا کہ آپ نکھرے ہوئے رنگ کے حسین چہرے والے آدمی تھے (بہ سند دیگر) میں اور حضرت ابو الطفیل دونوں بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے۔ ابو الطفیل نے کہا کہ اب میرے سوا کوئی باقی نہیں جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو۔ میں نے کہا، آپ نے دیکھا تھا، کہا ہاں دیکھا تھا۔ میں نے پوچھا، آپ کیسے تھے۔ کہا گورے، حسین، میانہ قد

حضرت ابن عباس نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: نیک سیرۃ، اور اچھا طریقہ اور میانہ روی نبوت کے پچیس اجزاء میں سے ایک جز ہے (بہ سند دیگر) نبوت کے ستر اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔

## (۳) ویاتیک بالاخبار من لم تزود (تمہیں وہ خبر لا کر دے گا جس کے لئے تم نے زادِ راہ مہیا نہیں کی)

حضرت عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت بی بی عائشہ رض سے پوچھا کہ آپ کے علم میں کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی شعر سے بھی مثال دیتے تھے۔ کہا کہ کبھی کبھی ایسا ہوا ہے کہ آپ نے گھر میں داخل ہوتے ہی یہ مصرعہ پڑھا۔ ویاتیک الخ

حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ یہ مصرعہ وہ ہے جسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

نے بھی کہا ہے۔

### (۴) ناپسندیدہ تمنائیں

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی تمنا کرے تو یہ دیکھ لے کہ کیا تمنا کر رہا ہے۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اُسے کیا دیا جائے گا۔

### (۵) انگور کو کرم نہ کہو

حضرت علقمہ بن وائل نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا۔ کوئی شخص الکرم ہرگز نہ کہے بلکہ الحبلۃ العنب (انگور) کہا کرو۔

### (۶) کسی شخص کا ویلک (تیرا بُرا ہو) کہنا

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے جو قربانی کے اونٹ کو ہانکے ہوئے لئے جا رہا تھا، تو فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ۔ اُس نے پھر کہا۔ یہ قربانی کا ہے۔ آپؐ نے تیسری یا چوتھی بار فرمایا ویلک (تیرا بُرا ہو) سوار بھی ہو جا۔

### (۷) یا ھنتاہ (ذرا سرک جاؤ) کہنا

حضرت بی بی حمنہ بنت جحش بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ کیا ہے ذرا سرکو۔

حبیب بن صہبان الاسدی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمارؓ کو دیکھا کہ فرض نماز پڑھی، اس کے بعد اپنے پہلو میں ایک آدمی سے کہا، ذرا سرکو۔ پھر کھڑے ہو گئے۔

حضرت عمرو بن شرید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سواری پر اپنے پیچھے بٹھا لیا اور فرمایا تمہیں امیہ بن ابی الصلت کے کچھ اشعار یاد ہیں۔ میں نے عرض کیا جی ہاں، اس پر میں نے آپؐ کو ایک شعر سنایا۔ آپؐ نے فرمایا، ہاں۔ اور حتیٰ کہ میں سو اشعار تک سنا گیا۔

### (۸) کسی کا یہ کہنا کہ میں کسل مند ہوں

عبداللہ بن ابی موسیٰ کہتے ہیں کہ حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔

(۹)

# شعر و شاعری، معارضہ اور افشائے راز وغیرہ

(۱) شعر سے حکمت و دانشمندی آتی ہے

خالد بن کیسان بیان کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ کے پاس میں تھا کہ ان کے پاس بن خیمہ آکر کھڑے ہوئے اور بولے۔ اے فاروق اعظمؓ کے فرزند میں آپ کو اپنے کچھ شعر سناؤں؟ کہا ہاں۔ لیکن صرف اچھے اشعار سنانا۔ انہوں نے شعر سنانا شروع کئے۔ جب اس جگہ پہنچے جہاں ابن عمرؓ کو ناگوار ہوا تو انہوں نے کہا بس اب ختم کرو۔

مطرف بیان کرتے ہیں کہ میں عمران بن حصینؓ کے ساتھ کوفہ سے بصرہ تک گیا۔ بہت ہی کم وہ منزلیں ہوں گی جہاں ہم اترے اور انہوں نے شعر نہ سنائے ہوں۔ اور انہوں نے کہا کہ معارضات میں جھوٹ نہیں ہوا کرتا۔

حضرت ابی بن کعبؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بعض اشعار میں حکمت (دانشمندی کی بات) ہوتی ہے۔

حضرت اسود بن سریعؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ میں نے شعر میں اللہ عزوجل کی مدح کی ہے۔ فرمایا، تمہارا رب حمد کو پسند کرتا ہے، اور اس سے زیادہ کچھ نہ فرمایا۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی کے پیٹ میں پیپ بھرا ہوا اور وہ اسے دیکھ بھی رہا ہو تو یہ بات اس سے اچھی ہے کہ شعر بھرے ہوں۔

حضرت اسود بن سریعؓ بیان کرتے ہیں کہ میں شاعر تھا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے اللہ کی حمد میں اشعار کہے ہیں آپ کو سناؤں۔ آپؐ نے فرمایا تمہارا رب حمد کو پسند فرماتا ہے، اور اس سے زیادہ کچھ نہ فرمایا۔

حضرت بی بی عائشہ رضؓ بیان فرماتی ہیں کہ حضرت حسان بن ثابت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکوں کی ہجو کہنے کی اجازت طلب کی۔ آپؐ نے فرمایا اور میرا جو اُن سے تعلق ہے اس کو کیا کرو گے۔ انہوں نے عرض کیا، آپ کو ایسا صاف نکال لوں گا جیسے خمیر میں سے بال کھینچ لیا جاتا ہے۔ ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں بی بی عائشہ رضؓ کے پاس گیا۔ حسان کو بُرا بھلا کہنے لگا تو انہوں نے کہا کہ حسان کو گالی نہ دو، وہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مدافعت کیا کرتے تھے۔

## (۲) عام گفتگو کی طرح شعر بھی اچھے اور بُرے ہوتے ہیں

حضرت ابی بن کعب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض اشعار میں حکمت ہوتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شعر بھی کلام کی طرح ہے جو اس میں سے بہتر ہے، بہتر ہے۔ اور جو بدتر ہے بدتر گفتگو کی طرح ہے۔

حضرت عروہ (اپنی خالہ) حضرت بی بی عائشہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہا کرتی تھیں کہ شعر میں اچھے بھی ہوتے ہیں اور بُرے بھی۔ اچھے کو لے لو۔ بُرے کو چھوڑ دو۔ اور میں نے کعب بن مالک کے بہت سے اشعار یاد کر لیے تھے جن میں اُن کا وہ قصیدہ بھی تھا جس میں چالیس یا اس سے کچھ کم اشعار ہیں۔

مقدام بن شریح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا۔ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی شعر سے بھی مثال دیتے تھے، کہا کہ عبداللہ بن رواحہ کے اس شعر ویاتیک بالاخبار من لم تزود سے مثال دیتے تھے۔

حضرت اسود بن سریع بیان کرتے ہیں کہ میں ایک شاعر تھا، میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ میں نے اپنے پروردگار کی حمد کی ہے۔ اس پر آپؐ نے

فرمایا۔ تمہارا رب حمد کو پسند کرتا ہے' اور اس سے زیادہ کچھ نہ فرمایا۔

**(۳) شعر سنانے کو کہنا** حضرت شرید بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے امیہ بن ابی الصلت کے کچھ اشعار سنانے کو فرمایا۔ میں سنانے لگا۔ اور آپؐ فرماتے رہے ہاں اور۔ یہاں تک کہ میں نے سو قافیے (اشعار) سنا دیئے۔ فرمایا' یہ مسلمان ہونے کے قریب تھا۔

**(۴) شعر کے غلبہ کو مکروہ سمجھا** حضرت عبداللہ بن عمر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا۔ کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے یہ اس سے بہتر ہے کہ شعر سے بھر جائے۔ اللہ عزوجل کا قول ہے (شاعر وہ ہیں جن کی پیروی گمراہ لوگ کرتے ہیں۔ تا بہ۔ وہ کہتے ہیں جو کرتے نہیں۔) کی تفسیر میں مروی ہے کہ اتنا حصہ منسوخ ہو گیا' اور اتنا استثنا و ہو گیا کہ (بجز ان لوگوں کے جو ایمان لائے۔ تا بہ۔ بدل جاتے ہیں۔)

**(۵) بعض بیان میں جادو ہوتا ہے** حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص یا کہا کہ ایک بدوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ اس نے کچھ بہت واضح گفتگو کی تو اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بعض بیان میں جادو ہوتا ہے اور بعض شعر میں حکمت۔

عبدالملک بن مروان نے اپنے لڑکوں کو شعبی کے سپرد کر دیا۔ وہ انہیں ادب سکھاتے تھے۔ عبدالملک نے شعبی سے کہا' ان بچوں کو شعر سکھاؤ۔ ان میں عزم بلندی اور جرأت پیدا ہو گی۔ انہیں گوشت کھلاؤ تو ان کے دل مضبوط ہوں گے۔ ان کے بال منڈاؤ تو ان کی گردنیں موٹی ہوں گی۔ اور انہیں بڑے بڑے لوگوں میں بٹھاؤ کہ وہ ان سے باتیں اور مباحثے کریں۔

**(۶) ناپسندیدہ اشعار** حضرت بی بی عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سب سے بڑا مجرم وہ شاعر ہے جو کسی قبیلہ کی تمام کی تمام ہجو کرتا ہے۔ اور وہ شخص جو اپنے باپ سے لاتعلقی کا اظہار کرتا ہے۔

یہ لوگ اس میں سو سے زیادہ جھوٹ ملا دیتے ہیں۔

## (۱۲) (وہ اشعار جو تشبیہ و استعارہ سے پُر اور محض شاعری کے لئے کہے جائیں، کسی کی ہجو، مدح وغیرہ مقصود نہ ہو)

حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دورانِ سفر میں تھے کہ حدی خوان نے حدی کہی۔ اس پر آپ نے فرمایا یا انجشہ ذرا نرمی سے تیرا بھلا ہو، کانچ سے واسطہ ہے۔

(مترجم) یہ پوری روایت یہ ہے کہ اونٹ پر محمل میں خواتین سوار تھیں۔ آپ نے خیال سے فرمایا کہ عورتیں کانچ کی طرح نازک ہوتی ہیں۔ حدی کہہ کے تیز اونٹ کو نہ دَوڑاؤ، انہیں تکلیف ہوگی۔ حدی ان اشعار کو کہتے ہیں جسے جمّال خاص انداز میں گاتے ہیں اور اونٹ اُن سے مست ہو کر نہایت تیز چلنے لگتے ہیں۔

حضرت عمر بن الخطاب سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا۔ کسی شخص کے لئے اتنا ہی جھوٹ ہونے کو کافی ہے کہ جو کچھ سُنے وہ سب کچھ بیان کرے اور معاریض میں جو کچھ ہوتا ہے وہی ایک مسلمان کے لئے جھوٹ کہلانے کو کافی ہے۔

مطرف بن عبد اللہ بن الشخیر بیان کرتے ہیں کہ میں عمران بن حصین کے ساتھ بصرہ تک گیا۔ کوئی دن ایسا نہیں آیا جس میں انہوں نے اشعار نہ سنائے ہوں۔ اور کہا کہ معاریض کے اشعار میں جھوٹ سے بچنے کی گنجائش ہے۔

حضرت عمرو بن العاص کہتے ہیں کہ مجھے اس شخص سے

## (۱۳) افشائے راز

تعجب ہوتا ہے جو تقدیر سے بھاگتا ہے جب کہ تقدیر ناگزیر ہے۔ اور اپنے بھائی کی آنکھ میں تنکا تو دیکھ لیتا ہے مگر اپنی آنکھوں میں شہتیر نہیں دیکھتا، اور اپنے بھائی سے انتقام لیتا ہے مگر اپنی ذات سے انتقام نہیں لیتا۔ اور میں نے جب کبھی اپنا راز کسی کو بتایا تو پھر اس کے افشاء پر ملامت نہیں کی، میں کسی کو ملامت کیا کروں جب خود اپنے راز کو میں ہی نہ چھپا سکا۔